پرچہ بخاری شریف سالانہ 2021

سوال نمبر 1

جز (ب):-

سند اور متن کی تعریف:-

معرف	تعریف
سند	لغوی معنیٰ: سہارا کرنا اصطلاحی معنیٰ: سلسلة الرواة ترجمہ: راویوں کی لڑی
متن	لغوی معنیٰ: مضبوط کرنا، پکا کرنا اصطلاحی معنیٰ: ما ینتھی الیہ السند ترجمہ: وہ جگہ جہاں تک سند ختم ہو

جز (ج):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا میں جنبی ہو گیا میں نے پانی نہیں پایا۔ حضرت عمار بن یاسر نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا آپ کو یاد نہیں۔ میں اور آپ ایک سفر میں تھے ہم جنبی ہو گئے تم نے نماز نہیں پڑھی میں مٹی میں لیٹا۔

میں نے نماز پڑھی، میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس کا ذکر کیا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھے اس طرح کرنا کافی تھا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ان میں پھونک ماری پھر چہرے اور ہتھیلیوں پر دونوں (ہاتھوں) کو ملا۔

جز (د):-

فتمعکت:-

یہ باب تفعل سے ہے ہفت اقسام میں صحیح ہے۔

لغوی معنی ہے لتھڑنا، مٹی میں لیٹنا۔

جس طرح گدھا اپنی سستی دور کرنے کے لیے مٹی میں لیٹتا ہے

جز (ہ):-

نفخ کا معنی:-

پھونک مارنا۔

جب کوئی شخص تیمم کرتا ہے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارتا ہے تو اس طرح اس کے ہاتھ کو کافی مٹی لگ جاتی ہے تو حکم یہ ہے کہ منہ پر ہاتھ مارنے سے پہلے ہاتھ کو جھاڑے تاکہ فالتو مٹی نیچے جائے اس طرح اس سے چہرہ خاک آلود نہ ہوگا۔

سوال نمبر 2

جز (ب):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی بڑا پیشاب کرنے آئے

تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرے اور نہ پیٹھ ۔ لیکن مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرو۔ ابو ایوب نے کہا ہم شام آئے پایا ہم نے لیٹرینوں کو جو بنائی گئیں تھیں قبلہ کی جانب ہم پھر کر بیٹھے اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگی۔

جز (ج) :-

کلمات مخطوطہ کی صرفی و لغوی تحقیق:

صرفی و لغوی تحقیق	کلمات
باب تفعیل سے امر حاضر معلوم جمع مذکر کا صیغہ ہے ہفت اقسام میں صحیح ہے۔ لغوی معنی:- مغرب کی جہت کی طرف منہ کرنا	غربوا
مرحاض کی جمع ہے ہفت اقسام میں صحیح ہے لغوی معنی:- ـــــ لیٹرین، قضائے حاجت کی جگہ	مراحیض
ہفت اقسام میں صحیح ہے لغوی معنی: جہت، جانب	قبلہ
ہفت اقسام میں صحیح ہے۔ لغوی معنی ہے پھرنا ۔ یہاں باب انفعال لازم پھرنا کے معنی میں ہے	فننحرف

سوال نمبر 3

جز اول :- الف :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت عروہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلوٰۃ خسوف میں جہرا قراءت فرمائی۔ جب آپ قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی رکوع کیا، اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو (سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد) فرمایا پھر دوبارہ قرأت کی۔ صلوٰۃ کسوف میں دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے، اوزاعی وغیرہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ حضرت عروہ سے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے فرمایا بے شک چاند گرہن (بے نور) ہوا نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں آپ نے ندا دینے والے کو بھیجا اس نے الصلوٰۃ جامعۃ کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے دو رکعتوں میں چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

جز (ب) :-

صلوٰۃ خسوف اور کسوف کے درمیان فرق :-

خسوف چاند گرہن کو کہتے ہیں قرآن پاک میں قمر کے لیے خسوف کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ :-

فاذا برق البصر وخسف القمر

کسوف سورج گرہن کو کہتے ہیں۔

پرچہ بخاری شریف سالانہ 2020

سوال نمبر 1

جز (الف):۔

ترجمہ حدیث:۔

★ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہوں۔ اور بے شک معرفت دل کا فعل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور لیکن مواخذہ کرتا ہے تمہارا ان باتوں پر جو تمہارے دلوں نے کیں۔

مناسبت:۔

★ اللہ تعالیٰ کی پہچان اور اس کے وجود کا علم یہ ایمان کا حصہ ہے اس وجہ سے اس کی کتاب الایمان سے مناسبت ہے۔

جز (ب):۔

انا لسنا کھیئتک (فی العمل) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

★ جب صحابہ کرام نے (انا لسنا کھیئتک (فی العمل) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔) فرمایا تو اس کے جواب میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اتقٰکم و اعلمکم باللہ ونا۔ در اصل صحابہ کرام کا مقصد یہ تھا کہ آپ گناہوں سے پاک ہیں ہم ہر وقت گناہوں میں مستغرق ہیں۔ آپ اگر وقت عبادت نہ کریں تو کوئی حرج نہیں ہمیں خوب عبادت کرنی چاہیے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہوں اور اس کا خوف رکھتا ہوں۔ اور اسکا تقاضہ ہے اسکی عبادت اور ذکر و فکر میں محو رہوں۔

جز (ج):-

انسان کے دل کے اعمال کا مواخذہ؟

★ جی ہاں انسانی دل کے اعمال کا مواخذہ کیا جاتا ہے یعنی انسانی دل کے پختہ ارادے پر اس کی گرفت ہوتی ہے۔ انسان جب نیکی یا برائی کا پختہ ارادہ کر لیتا ہے تو اس پر اسے ثواب یا گناہ مل جاتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیۃ المؤمن خیر من عملہ

معرفت اور آیت مذکور کے درمیان مناسبت؟

★ معرفت دل کا عمل ہے اور آیت کریمہ [ولکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم] میں بھی دل کے اعمال کا ذکر ہے۔ لہذا ان دونوں کے درمیان مناسبت ہو گئی۔

سوال نمبر 3

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

★ ایک آدمی آیا جبکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ اس آدمی سے فرمایا اے فلاں کیا تم نے نماز پڑھ لی عرض کی نہیں تو فرمایا اٹھ دو رکعت نماز پڑھ

عند الاحناف دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا:-

★ احناف کے نزدیک دو خطبوں کے درمیان بیٹھنا خطبہ ہی ہے لہذا اس بیٹھنے کو خطبے کا حکم قرار دیا جائے گا۔

جز (ب):۔

جمعہ کے دن جب کوئی آدمی آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کے لیے نماز پڑھنا جائز ہے؟ یا نہیں

مذاہب ائمہ

امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک:۔

★ جب جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور کوئی آدمی دوران خطبہ آ جائے تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنا جائز ہے۔

دلیل:۔

★ جاء رجل والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب الناس یوم الجمعۃ فقال اصلیت یا فلان قال لا قال قم فارکع رکعتین۔

امام اعظم اور امام مالک کے نزدیک:۔

★ دوران خطبہ دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں۔

دلیل:۔

★ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ انصت والامام یخطب فقد لغوت۔

امام شافعی و احمد کی دلیل کا جواب:۔

★ حدیث کی کتابوں میں ہے کہ جب دوران خطبہ وہ آدمی نماز پڑھنے لگا تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ موقوف کر دیا لہذا دوران خطبہ نماز ہوئی نہیں۔

جز (ج):۔

دوران خطبہ بات کرنے کا حکم:۔

★ جب امام خطبہ دے رہا ہوں تو کسی کو نیکی کی بات کرنا بھی منع ہے۔

دلیل:۔

★ اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت۔

نوٹ:۔

★ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران خطبہ جو استسقاء کی دعا فرمائی وہ خطبے کا حصہ تھی، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں جمعہ کے دن تقاریر وغیرہ نہیں ہوتی تھی، پس خطبہ کے دوران مسائل پر گفتگو ہوتی تھی، جس طرح کہ آجکل سعودی عرب میں ہو رہا ہے۔ اضافہ

سوال نمبر 3

جز (الف):۔

ترجمہ حدیث:۔

★ جبرائیل علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہ آ رہی ہے آپ کے پاس۔ اس کے پاس ایک برتن ہے یا کھانا ہے یا مشروب، جب وہ آپ کے پاس آئے اسے اللہ کا اور میرا سلام دینا۔ اور جنت کے اندر ایسے محلے کی خوشخبری دینا جو ایک ہی موتی کا ہے اس میں نہ شور ہو گا اور نہ تھکاوٹ۔

تشریح:-

★ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غارِ حرا میں مصروفِ عبادت رہتے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا معمول کے مطابق ایک دن آپ کو کھانا دینے آ رہی تھی، جبریل علیہ السلام نے ان سے پوچھا ابن محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ ڈر گئیں، کانپتی کانپتی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور فرمایا کہ راستے میں مجھے ایک آدمی ملا جو آپ کا پوچھ رہا تھا مجھے ڈر ہے کہ وہ کہیں آپ کو تکلیف نہ پہنچائے۔ تو اس پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبریل تھے تمہیں رب تعالیٰ کا اور اپنا سلام دے گئے۔

جز (ب):-

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے تین خصائص:-

(i):- نسلِ انسانی میں یہ وہ واحد خاتون ہیں جنہیں رب تعالیٰ اور جبریل علیہ السلام کا سلام آیا۔
بلکہ مستدرک حاکم میں یہاں تک ہے رب تعالیٰ نے جبریل امین سے فرمایا کہ مکے میں جب بھی جایا کر میری اس بندی کو میرا سلام دیا کر۔

(ii):- حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نسلِ انسانی میں ایسی خاتون تھیں جس کی کوئی سوکن نہ تھی۔

(iii):- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح / حریم ناز میں آنے کے بعد ایک لمحہ کے لیے بھی انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پریشان نہیں کیا۔

جز (ج):-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادیاں؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے آپ نے دو آدمیوں سے شادی کی تھی۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے اولاد ہوئی انکے اسماء؟:-

★ کُل تعداد چھ ہے

جن میں سے چار بیٹیاں اور دو بیٹے تھے۔

بیٹے:-

(۱) حضرت قاسم (۲) حضرت عبداللہ

بیٹیاں:-

(۱) حضرت زینب (۲) حضرت ام کلثوم

(۳) حضرت رقیہ (۴) حضرت فاطمہ

حضرت رقیہ

سوال نمبر ۲

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

★ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم عدل کے ترازو رکھیں گے قیامت کے دن۔ اور بنی آدم کے اعمال اور انکے اقوال تولے جائیں گے۔

بخاری شریف کی پہلی جلد کی آخری حدیث:-

★ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن، سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

جز (ب):-

اعمال اور اقوال کے اعراض ہونے کے باوجود ان کا وزن:-

اسکی دو صورتیں ہیں

کہ کونسی رجسٹر وزنی (زیادہ) ہے معلوم کرے

(i):-

★ نامہ اعمال جس میں لوگوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں وہ حجم وغیرہ میں برابر ہوں مثلاً دو رجسٹرڈ ہوں ان میں سے ہر ایک کی 20 سطریں لائنیں ہوں لمبائی۔ چوڑائی صفحات وغیرہ برابر ہوں ان میں اعمال لکھے گئے ہوں۔ تو ان کو تولنے سے یہ اندازہ ہو جائے گا۔

یعنی اگر 10 رجسٹرڈ نیکیوں والے ہیں اور 5 رجسٹرڈ گناہوں والے ہیں تو آدمی جنتی ہے اگر اس کا الٹ ہے تو جہنمی۔

(ii):-

★ اللہ تعالیٰ نیکیوں کو اچھی شکل عطا فرمائے گا اور برائیوں کو بری شکل، مثلاً نیکیاں کبوتری کی شکل میں ہوں گی اور برائیاں کوے کی شکل میں۔

پرچہ — بخاری شریف — سالانہ 2019

سوال نمبر 1

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے حالت ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا تو اس کے پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں

ایمانا:-

★ حالت ایمان میں قیام کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

احتسابا:-

★ ثواب کی نیت سے قیام کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

جز (ب):-

شب قدر میں گناہ معاف ہونے سے مراد:

★ شب قدر میں قیام کرنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ دراصل گناہ کی دو قسمیں ہیں

(1) صغیرہ (2) کبیرہ 1۔ شب قدر میں ایمان کی حالت میں قیام کرنے سے صغیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں کبیرہ گناہ بغیر توبہ کیئے معاف نہیں ہوتے۔

2:- یہاں گناہ معاف ہونے سے مراد حقوق اللہ ہیں حقوق العباد جب تک بندہ خود معاف نہ کرے وہ معاف نہیں ہوتے۔

بخاری شریف کی پہلی حدیث:-

انما الاعمال بالنیات

وجہ تقدیم:-

★ امام بخاری علیہ الرحمہ نے اس حدیث کو مقدم کر کے نیتوں کی تصحیح پر تنبیہ کر دی۔ کہ حدیث پڑھنے سے پہلے نیت کا سچا اور خالص ہونا ضروری ہے۔ اس کے بغیر حدیث کا نور حاصل نہیں ہو سکتا۔

وحی کا مفہوم، و اقسام:-

معرف	تعریف
وحی	**لغوی معنی:-** خفیہ بات کرنا، اشارہ کرنا
	اصطلاحی معنی:- اللہ تعالیٰ کا کلام جو فرشتوں کے ذریعے نبی پر اتارا جاتا ہے

اقسام:-

وحی کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) بلا واسطہ (۲) بالواسطہ (۳) الہام

بلا واسطہ:-

اللہ تعالیٰ پیغمبر سے خود کلام فرمائے۔
جس طرح موسیٰ علیہ السلام سے کوہ طور پر کلام فرمایا۔

بالواسطہ:-

اللہ تعالیٰ فرشتے کے ذریعے نبی تک
ہدایات اتارنا.

الہام:-

اللہ تعالیٰ انسان کے دل میں خیالات ڈال دے.

سوال نمبر 2

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

★ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ علم اٹھ جائے گا. جہالت عام ہو جائے گی. شراب پی جائے گی. زنا عام ہو جائے گا.

تشریح:-

★ حدیث مبارک کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی علم کا اٹھ جانا یعنی علماء دنیا سے پردہ فرما جائیں گے. جہالت عام ہو گی مسائل کا پتہ نہ ہو گا. شراب پانی کی طرح عام ہو جائے گی. زنا بھی عام ہو جائے گا.

(ب) ترجمہ حدیث:-

★ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد صرف دو کاموں میں جائز ہے ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے دولت دی اور اس نے اس دولت کو راہ حق میں خرچ کیا.

دوسرا شخص:-
وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے علم
دیا اور اس نے اس علم کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچایا۔

سوال نمبر 3

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

★ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ
جانتے ہوتے کہ آذان میں اور پہلی صف میں کتنا ثواب ہے
تو پھر یہ ثواب قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ کر سکتے تو قرعہ اندازی کرتے
اور اگر لوگ جانتے ہوتے کہ نماز کی طرف جلدی جانے میں کتنا
ثواب ہے تو وہ نماز کی طرف دوڑتے اور سبقت کرتے۔
اور اگر لوگ جانتے ہوتے کہ عشاء اور صبح کی نماز میں
کتنا ثواب ہے تو وہ گھٹنوں کے بل چل کر انہیں ادا کرتے۔

جز (ب):-

دعاء بعد الاذان:-

★ اللھم رب ھذہ الدعوۃ
التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ۔ ات محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ
والبعثہ مقاما محمودن الذی وعدتہ۔ انک لا تخلف المیعاد

فضیلتِ آذان:-

★ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
قیامت کے دن موذنوں کی گردنیں بلند ہوں گی یعنی
وہ شرمسار نہیں ہوں گے۔ اور مصائب و مشکلات
سے دوچار نہیں ہوں گے

سوال نمبر 4

جز (الف):۔

ترجمہ عبارت:۔

★ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن نجاشی فوت ہوا۔ اس کی موت کی خبر دی عیدگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگوں کی صف بنوائی اور چار تکبیر نماز جنازہ پڑھایا۔

نجاشی کہاں فوت ہوا؟:

★ نجاشی حبشہ میں فوت ہوا۔

جز (ب):۔

غائبانہ نماز جنازہ:

امام شافعی و احمد کے نزدیک:۔

★ غائبانہ نماز جنازہ جائز ہے

دلیل:۔

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔

امام اعظم و امام مالک کے نزدیک:۔

★ غائبانہ نماز جنازہ جائز نہیں۔

شوافع کی دلیل کا جواب:۔

★ یہ جنازہ غائبانہ نہیں تھا ابن حبان وغیرہ میں ہے کہ جبریل امین نے نجاشی کی میت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لا کر رکھ دی تھی لہٰذا یہ غائبانہ تھا ہی نہیں۔

پرچہ بخاری شریف سالانہ 2017

سوال نمبر 1

جز (۱)

ترجمہ حدیث:۔

★ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کونسا اسلام افضل ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ مسلمان جس سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں۔

جز (۲)

جواب کا سوال کے مطابق ہونا:۔

★ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کا جواب سوال کے مطابق ہے۔ کیونکہ سوال میں ای کا
مضاف الیہ مقدر ہے اصل عبارت ای افراد الاسلام ہے۔

جز (۳):

جس سے دوسرے مسلمان سلامت رہیں وہ کامل مومن ہو سکتا ہے اگر ارکان بجا لاتا ہو؟:۔

★ کامل مسلمان
ہونے کے لیے صرف یہ حصہ کافی نہیں بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
حکیم حاذق تھے حالات و واقعات اور اوقات کو سامنے رکھ کر
سوال کا جواب دیتے تھے۔ زیادہ تر جو گناہ ہوتے ہیں
وہ زبان اور ہاتھ سے ہی ہوتے ہیں (عموماً) اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان دو کا خصوصیت سے ذکر فرمایا۔
اور کامل مسلمان وہی ہے جو فرائض، واجبات، مستحبات، وسنن
کو بجا لاتا ہو۔

سوال نمبر 2

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم میں سے جب کوئی جنبی ہو جائے تو وہ حالت جنابت میں سو سکتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں جب تم میں سے کوئی وضو کر لے تو وہ حالتِ جنابت میں سو سکتا ہے۔

حدیث اور ترجمۃ الباب کے درمیان مناسبت:-

ان کے درمیان مناسبت واضح ہے۔ ترجمۃ الباب یہ تھا کہ جنبی کے لیے مناسب ہے کہ وہ حالت جنابت میں سونے سے پہلے وضو کر لے یا نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حکم فرمایا کہ حالت جنابت میں سونے سے پہلے وضو کر لے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جنبی کے لیے سونے کا اچھا انداز بیان کر دیا۔

جز (ب):-

اختلاف ائمہ

امام اعظم ابو حنیفہ کا مذہب:-

جنبی حالت جنابت میں وضو کے بغیر سو سکتا ہے۔

دلیل:-

سوال میں مذکور حدیث جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا سو سکتا ہے۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ربط -

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سوال نمبر 4

حصہ (الف) -

ترجمہ حدیث :-

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل قلیب کے اوپر جھانک کر فرمایا کیا تم نے اس کو جو سچ کہا تم سے تمہارے رب نے وعدہ فرمایا تھا حق۔

اسماء اہل قلیب

1. ابو جہل
2. عتبہ بن ربیعہ
3. شیبہ بن ربیعہ

حصہ (ب)

سماع موتیٰ

مردے سنتے ہیں۔ مرنے کا مطلب ہے جان کا جسم سے جدا ہو جانا اور یہ جسم سے مکمل طور پر جدا نہیں ہوتی۔
سماع موتیٰ اکثر حدیثوں سے ثابت اور راجح ہے۔

دلائل

(۱):-

مشکوٰۃ شریف میں ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لوگ مردے کو دفن کرکے واپس آتے ہیں تو قبر والا انکے پاؤں یعنی چلنے کی آواز سنتا ہے۔

(۲):-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر شریف کے پاس سے گزرے تو دیکھا آپ قبر شریف میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

(۳):-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسی قبرستان کے پاس سے گزرو تو انہیں السلام علیکم یا اھل القبور کہو۔ یہ بات حقیقت ہے کہ کلام اس سے کیا جاتا ہے جو سنتا ہو اگر مردے سنتے ہی نہیں تو پھر انہیں سلام کرنے کا کیا مقصد ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ مردے سنتے ہیں اور جواب بھی دیتے ہیں۔

پرچہ بخاری شریف سالانہ 2018

سوال نمبر 2

جز (الف):-

ایمان اور اسلام کا لغوی و اصطلاحی معنی

معرف	تعریف
ایمان	لغوی معنی:- بے خوف کرنا اصطلاحی معنی:- التصدیق بما جاء به النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ:- جو کچھ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے اسکی تصدیق کرنا
اسلام	لغوی معنی:- فرمانبرداری کرنا اصطلاحی معنی:- المجموع من الاعتقادات کالایمان باللہ والرسول والشریعۃ والاعمال کالصلوۃ والزکوۃ والحج ترجمہ:- اعتقادات کا مجموعہ جسطرح کہ اللہ رسول اور شریعت پر ایمان لانا اور اعمال جیسے نماز زکوۃ حج وغیرہ

اسلام اور ایمان کے درمیان اتحاد اور تغایر

اسلام اور ایمان کے درمیان اتحاد ہے، حدیث جبریل اور دوسری چند حدیثوں سے اسلام اور ایمان کے درمیان تغایر ثابت ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔

قالت الاعراب آمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا۔

جز (ج):۔

ایمان کا کمی زیادتی کو قبول کرنا۔

مذاہب ائمہ

احناف کے نزدیک:۔

ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے

اقرار ایمان کی شرط ہے۔

دلیل:۔

اولئک کتب فی قلوبہم الایمان۔

باقی ائمہ:۔

ایمان کمی، زیادتی کو قبول کرتا ہے۔ اقرار کو ایمان کہتے ہیں

امام بخاری کے نزدیک:۔

ایمان تین چیزوں سے مرکب ہے

1 تصدیق 2 اقرار 3 عمل

لہذا جب ایمان ان تین چیزوں سے مرکب ہے تو یہ کمی زیادتی کو قبول کرتا ہے۔

دلائل:۔ قرآن پاک میں ہے

(1) زادتہم ایمانا۔

(2) الذین آمنوا ایمانا۔

شیرداد

سوال نمبر 2

جز (الف):۔

ترجمہ عبارت:۔

علم حاصل کرنے کے لیے نکلنا

جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن انیس کی طرف صرف ایک حدیث حاصل کرنے کے لیے ایک مہینہ سفر کیا۔

سفر:۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ سے ملک شام کی طرف سفر کیا۔

جز (ب):۔

حدیث:۔

یحشر اللہ العباد یوم القیامۃ فینادیھم بصوت یسمعہ من بعد کما یسمعہ من قرب۔

سوال نمبر 3

جز (الف):۔

ترجمہ حدیث:۔

حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بے شک آپ اپنے چھوٹے بچے کو لے کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں جس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھایا اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اسے کپڑوں پر چھڑکا اور انہیں دھویا نہیں۔

احناف کے نزدیک:-

بچے کا پیشاب پلید ہے کپڑے پر لگنے سے کپڑا دھویا جائے گا۔

دلیل:-

ترمذی شریف کی روایت ہے ایک دفعہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑوں پہ پیشاب کر دیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر اسے دھویا۔

شوافع کے نزدیک:-

چھوٹے بچے کا پیشاب کپڑے پر لگنے سے کپڑے پر چھینٹے مارے جائیں۔

دلیل:-

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔ جس میں ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر چھینٹے مارے

سوال نمبر 4

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بے شک آپ نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی گھر میں بیٹھ کر جبکہ آپ بیمار تھے اور نماز پڑھی لوگوں نے کھڑے ہو کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے انکی طرف بیٹھنے کا اشارہ فرمایا جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ امام اس لیے بنایا جاتا ہے تاکہ اسکی اقتدا کی جائے۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو جب وہ رکوع سے سر اٹھائے تو تم سر اٹھاؤ جب وہ سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم ربنا ولک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بیٹھ کر نماز پڑھو

جز (ب):

قائم کا قاعد کی اقتداء کرنا۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:-

کی اقتداء نہیں کر سکتا

قائم قاعد

دلیل:-

لا یؤمن رجل من بعدی جالسا

امام احمد کے نزدیک:-

کسی عذر کی وجہ سے کی اقتداء کی جا سکتی ہے۔

دلیل:-

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔